اظہار معذرت

ڈیکلریشن اور رجسٹریشن کے حصول میں سرکاری دفاتر کے پیچیدہ مراحل سے گزرتے ہوئے ہمیں خلاف توقع تاخیر کا سامنا ہوا۔ جس کی وجہ سے جنوری 1995ء کا پہلا پرچہ فروری کے دوسرے عشرہ میں شائع ہوا۔ اس دوران ہمارے کرم فرماؤں کو شدید انتظار سے جو تکلیف ملی۔ ہم اس پر معذرت خواہ ہیں۔ نظم و ضبط اور باقاعدگی کے پیش نظر یہ رسالہ فروری اور مارچ کا یکجا شائع کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ تعالی آئندہ کے لئے پرچہ شمسی کلینڈر کے اعتبار سے ہر مہینہ کے پہلے عشرہ میں ڈاک کے حوالہ کیا جائے گا۔ قارئین حضرات شکایات، تجاویز اور مشورے نمبر خریداری کے حوالے سے بھیجا کریں۔ آپ حضرات کے مفید تجاویز اور قابل عمل مشورے ادارہ کا قابل فخر سرمایہ ہیں خود بھی ممبر بنیں اور زیر اثر حلقہ میں العصر کے لئے خریدار بنا کر اس نیک کام میں ہمارا ساتھ دیں اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر ہو۔

قرآن مجید

غیر مسلموں کی نظر میں

آباد احمد صدیقی

1- قرآن سے بہتر دنیا میں کوئی کتاب نہیں گارڈن چائلڈ (انگلستان) لکھتا ہے کہ:

قرآن کی خوبی پہلے تو انسان کو حیرت میں ڈال دیتی ہے پھر اسے اپنی طرف کھینچتی ہے اور آخر میں اپنا گرویدہ بنا لیتی ہے - قرآن عقل کا زبردست موید ہے - اگر قرآن عقل کی افادیت کا قائل نہ ہوتا تو مسلمان بھی علوم کی سرپرستی قبول نہ کرتے اور اسپین کی راہ سے سائنس کی شمع یورپ میں کبھی روشن نہ ہوتی - قرآن کے احکام کو پڑھ کو یقین ہو جاتا ہے کہ اس نے دین و دنیا کی ہر بھلائی اور فلاح و بہبود کو اپنے اندر سمیٹ لیا ہے - اس نے زکوٰۃ کی مد قائم کرکے وہ تمام مفاد اپنے ماننے والوں کو دے دیئے ہیں جو آج کل سوسائٹیوں وغیرہ سے حاصل کئے جاتے ہیں یقیناً" قرآن کو دوسری تمام مذہبی کتابوں پر تفوق و برتری حاصل ہے اس میں سیاست و حکمرانی کے روشن اور مکمل اصول موجود ہیں اس کی سیاست کے ہر جزو میں وہی زور اور تاثیر ہے جو اس کا فطری تقاضا ہے سب سے نمایاں چیز یہ ہے کہ قرآن نے اخلاق،خوف خدا ، خدمت خلق،تصورِ آخرت سے سیاست کو بے گانہ نہیں رکھا اور موجودہ دور کی سیاست انہیں چیزوں سے محروم ہے - اور اس محرومی نے دنیا کے گوشے گوشے میں انتشار اور بے چینی اور جنگوں کا تماشہ بار بار اور مسلسل دکھایا ہے - میں تو یہ کہتا ہوں کہ یورپ کے مسائل و دفاعی تدابیر، سیاسی اتحاد اور بین الاقوامی پارلیمنٹ اور دیگر جملہ انتظامات و تدابیر اس وقت تک ناکام و بے سود رہیں گی جب تک ان کی بنیادوں میں خدا کا تصور اور اخلاقی قدروں کو جگہ نہ دی جائے - جہاں عالمی امن کے لئے بہت سے نسخے آزمائے گئے - وہاں مذہب کا یہ نسخہ شفا بھی آزما کر دیکھ لینا چاہیئے اگر اس کے لئے کوئی تیار ہو تو میں مشورہ دوں گا کہ وہ قرآن مقدس کو نظر انداز نہ کریں کیونکہ اس سلسلہ کی رہنمائی کے لئے اس کتاب (قرآن مجید) سے بہتر اور کوئی کتاب موجود نہیں (ماخوذ)

Scanned with CamScanner

2- جارج سیل جو نہایت متعصب اور کٹر عیسائی تھا قرآن پاک کا ترجمہ جس نے انگریزی زبان میں کیا جو لندن سے 1734ء میں شائع ہوا۔ لکھتا ہے کہ قرآن بے شبہ عربی زبان کی سب سے بہترین اور مستند کتاب ہے کسی انسان کا علم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ اور یہ مردوں کو زندہ کرنے سے کہیں زیادہ معجزہ ہے ایک امی خواندہ محض کسی طرح ایسی بے عیب اور لاثانی طرز عبارت تحریر کر سکتا ہے۔

3- یہی جارج سیل نے اپنے ترجمہ قرآن پاک کے مقدمہ میں اس بات کا اقرار کیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم وحدانیت خداوندی پر مبنی ہے انہوں نے کفار عرب کو بت پرستی سے نجات دلائی اللہ کی طرف بلایا جو بجائے خود بہت اعلیٰ اور افضل کام ہے قرآن کریم میں اچھے اخلاق و آداب اور نیکیوں کی جو تعلیم دی گئی ہے خصوصاً" ایک اللہ کی تعظیم و تکریم کی تعلیم اس قدر بہترین ہے کہ عیسائیوں کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہیئے۔

4- نامور مؤرخ ڈاکٹر گبن رقم طراز ہے کہ قرآن وحدانیت کا سب سے بڑا گواہ ہے ایک موجد فلسفی اگر کوئی مذہب قبول کر سکتا ہے تو وہ اسلام ہی ہے غرض سارے جہاں میں قرآن کی نظیر نہیں ملتی۔

5- ایڈ گروانس ایک ممتاز و مشہور عیسائی تھا اس کا بیان "رسالہ پیشوا" رسول نمبر 1353ھ میں شائع ہوا لکھتا ہے کہ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ قرآن نے خود دعویٰ کیا کہ مجھ جیسا کلام انسانسے ممکن نہیں اور واقعی اس وقت سے آج تک کوئی کلام قرآن کے مثل شعراء فصحاء خطباء سے ادا نہ ہو سکا عرب کے بہت سے فصحاء اور باکمال شاعر قرآن کے اس چیلنج کو سنکر ایمان لے آئے یہ بات قرآن کے بے نظیر ہونے کے لئے کافی ثبوت ہے۔

6- مشہو متعصب پادری ریورینڈ جی ایم ایڈویل لکھتا ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم نے بت پرستی مٹائی جنات اور مادیات کا شرک مٹایا۔ اللہ کی عبادت قائم کی بچوں کے قتل کی رسم ختم کی ام الخبائث شراب کو مطلق حرام ٹھہرایا چوری، جواء، زناکاری اور قتل وغیرہ کی ایسی سخت سزائیں مقرر کیں کہ کوئی شخص ارتکاب جرم کی جرات ہی نہ کر سکے۔

Scanned with CamScanner

7- موسیو واجبن کلاطل ایک نامور فرانسیسی قلم طراز ہے کہ قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں بلکہ اس میں اجتماعی اور سوشل احکام بھی ہیں جو انسانی زندگی کے لئے ہر حال میں کار آمد اور مفید ہیں۔

8- پروفیسر کارلائل لکھتا ہے کہ میرے نزدیک قرآن میں خلوص اور سچائی کا وصف ہر پہلو سے موجود ہے اور یہ بالکل سچ اور کھلی حقیقت ہے کہ اگر خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اس سے ہو سکتی ہے۔

9- مسٹر مارماڈیوک پکتھال (نومسلم) لکھتا ہے کہ قرآن کے قوانین نے حقوق اللہ اور حقوق العباد پورے طور پر بتائے ہیں اور اس کو یہودیوں اور عیسائیوں نے بھی مان لیا ہے۔

10- بلملی بوبف نامور جرمنی فاضل لکھتا ہے کہ قرآن نے صفائی، طہارت، پاکبازی اور پاکیزگی کی ایسی تعلیم دی ہے کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو جراثیم امراض ہلاک ہو جائیں گے۔

11- سرولیم میور نے اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ قرآن پاک ایک عجیب و غریب اور لاثانی کتاب ہے خاص کر اس کی حفاظت بے مثال ہے۔ اسکتاب کی صداقت کے متعلق آج تک کوئی شخص کسی قسم کا معقول شبہ نہیں کر سکا سارے جہاں میں قرآن جیسی کوئی کتاب موجود نہیں کہ بارہ سو سال تک اس طرح خالص اور بجنسہ باقی رہی ہو اور کوئی تبدیلی نہ ہوئی ہو اور اس کے مستند نسخے میں کوئی فرق ہوا ہو نہ کبھی کسی نے اس کے کسی ٹکڑے فقرے یا کسی لفظ کو حذف کیا۔

12- بوسوتھ السمتھ اپنی کتاب محمد اور محمدیت 1874ء اور 1876ء میں قلمطراز ہے کہ حضرت محمدؐ کے اندرونی حالات کے متعلق ہمارے پاس ایک بے نظیر عدیم المثال کتاب قرآن موجود ہے جس طرح اس کتاب کی ابتداء ہوئی وہ دنیا میں بے مثال ہے جس طرح یہ کتاب بالکل محفوظ اور بجنسہ موجود ہے اس کی بھی دنیا میں مثال نہیں اس کتاب کے مفید ہونے کے متعلق آج تک کوئی شبہ ہی نہیں کر سکا۔ اگر دنیا میں کوئی کتاب ہے تو صرف یہی (قرآن) ہے قرآن کا یہ

Scanned with CamScanner

دعویٰ قطعی درست ہے کہ ہر حصہ اس کا لفظاً" و معناً" اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے لیکن بائبل کا یہ دعویٰ نہیں ہے اور آج کل شاید ہی کوئی عیسائی ہو جو اس بات کا اعتراف نہ کرتا ہو کہ بائبل کے ہر حصہ میں انسانی عنصر ہے۔

13- آگنار گولڈ زیہر جو ایک نہایت متعصب یہودی تھا اس نے اپنی کتاب ڈی رشتنگن ورا سلامیش قرآن آرس لینگ یونڈن 1920ء میں شائع کی اس میں اس نے اعتراف کیا ہے کہ اسلام کے ماتحت انسانی جماعتیں ترقیاں کر سکتی ہیں۔ اور قرآن کے باقی اور محفوظ ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ بائبل کے متعلق خود عیسائی علماء کو بھی کافی اختلاف ہے۔

14- مسٹر جے ڈبلو کو گرود (انگلستان) ایک اپنے مضمون کہ انہوں نے اسلام کیوں قبول کیا۔ تحریر کیا ہے کہ دنیا کے بہت سے مذاہب ایسے ہیں جن کی کتابوں میں وقتاً" فوقتاً" تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں جس سے ان مذاہب کی صحیح تعلیمات مفقود ہو چکی ہیں لیکن اسلام کی آسمانی کتاب (قرآن مجید) میں ایک حرف اور ایک اعراب زیر و زبر پیش کا بھی تقرر و تحریف نہیں ہوئی اور اسلام کی وہ تعلیمات واحکام جو اللہ نے حضرت محمد کے ذریعہ بندوں تک بھیجے آج بھی حرف بہ حرف موجود محفوظ ہیں۔

15- مہاتما گاندھی نے کہا کہ مجھے قرآن کو الہامی تسلیم کرنے میں ذرا برابر تامل نہیں ہے۔ اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کے مطابق ہے
(پیام امن صہ 8 کتاب الاسلام 223)

16- رابندرناتھ ٹیگور قلم طراز ہیں کہ وہ وقت دور نہیں جبکہ قرآن اپنی ناقابل انکار صداقت اور وجاہت کے ذریعہ سب مذاہب کو اپنے اندر جذب کرے گا (پیام امن ص 53)

17- گرونانک صاحب فرماتے ہیں۔

تیرے کوٹا بالیاں تیرے سود ہے بید
توراۃ ، انجیل ، زبور سنی ڈٹھے بید
وہی قرآن کلجگ میں پروان

مطلب دربان نہ سمجھا ہندو مسلمان

(جنم ساکھی کلاں ص 47)

یعنی دنیا کے تینوں کوٹ اور تینوں وید ہم نے چھان ڈالے تورات، انجیل، زبور اور چاروں وید پڑھے اور سنے لیکن آخر کار یہی معلوم ہوا کہ قرآن ہی اس زمانے میں ماننے کے لائق ہے افسوس غیر مسلموں نے تعصب کی وجہ سے نہ سمجھا اور مسلمانوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔

تے حرف قرآن تے سپارکین

نس وچ پند نصیحتا سن کر رتھیں

(جنم ساکھی بھائی بالا 145)

یعنی قرآن کے تین حروف ہیں اور تیس ہی پارے اور اس مکمل کتاب میں بے شمار نصیحتیں ہیں۔ اسے سننے والا نہ صرف اس کو مانو بلکہ قرآن پر ایمان بھی لے آؤ۔

تبلیغ اسلام کے لیے دو میدان ہیں: ایک خارجی، دوسرا داخلی۔ خارجی میدان وہ ہے کہ جہاں غیر مسلم قوتیں ہیں، جہاں غیر مسلمین میں تبلیغ کرنی ہے۔ داخلی سے مقصود یہ ہے کہ جہاں تک مسلمانوں کے اعمال و عقائد کا تعلق ہے، جس میدان میں مسلمانوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کی ضرورت ہے، کیا انہیں وہاں حقیقی اسلام کا جلوہ نظر آرہا ہے؟ نہیں تو اسلام کی تبلیغ کا اہم میدان داخلی ہے۔ کیونکہ ہم سے اس کی جلوہ فرمائی دور ہوگئی ہے۔ ہماری آنکھیں حقیقی اسلام کے جلووں کو ڈھونڈتی ہیں، لیکن نہیں دیکھتیں۔ اس لیے صورت حال کو بدل ڈالنے کے لیے ہم سنبھلیں اور قدم اٹھائیں۔

اسلام کی بیرونی تقویت اور اشاعت اسلام خارجی کے لیے ضروری ہے کہ ان میں جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں اور پھیلی ہوئی ہیں، ہم ان کو دور کریں۔ اس کے ساتھ ہی یہ اندازہ کریں کہ فکری زندگی کس رخ جارہی ہے اور وہ کس چیز کی ضرورت محسوس کر رہی ہے۔ اس کے بعد ہم ان کی ضرورت کی تمام چیزیں اسلام کے خزانے سے نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں تو ممکن نہیں کہ وہ کسی اور چوکھٹ پہ سر جھکا دیں۔

(ابوالکلام آزاد)

Scanned with CamScanner

موت العالم موت العالم

بزم رفتگان

مفتی غلام الرحمٰن

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی 3 فروری 1995ء بمطابق 2 رمضان 1415ھ بروز جمعۃ المبارک داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم چند سالوں سے فالج کے حملہ کا شکار ہوکر صاحب فراش تھے۔ جسکی وجہ سے تصنیفی و تالیفی اور تدریسی سرگرمیاں معطل رہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق آپ کی نماز جنازہ جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی۔ اور بعد ازاں کراچی کی مقدس ترین آرام گاہ مدفن علماء و صلحاء اور اتقیاء دارالعلوم کورنگی کے قبرستان میں سپردخاک کیے گئے۔ غفر اللہ تعالیٰ عنہ وتجاوز عنہ وتغمدہ برحمتہ ان للہ مااخذ ولہ مااعطی وکل شی عندہ باجل مسمی

آپ کی ستر سالہ زندگی کا اکثر حصہ "قال اللہ اور قال الرسول" کی خدمت میں گزرا۔ وقت کے بلندپایۂ فقیہ اور نامور عالم تھے۔ جملہ فنون عربیہ اور علوم دینیہ میں مہارت رکھتے تھے۔ لیکن فن حدیث اور علم فتاوی میں خاص مقام کے مالک تھے۔

جدید مسائل پر غور و خوض کے لئے حضرت مفتی محمد شفیع اور حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نے جو ادارہ "مجلس تحقیق مسائل حاضرہ" کے نام سے تشکیل دیا تھا۔ آپ اس کے رکن رہے۔ نام نہاد محققین نے جب کبھی مغربی اثرات کو قبول کرکے جدت پسندی اور آزاد خیالی کے شوق میں ایسے مسائل کو چھیڑا۔ جس کی وجہ سے اسلامی احکامات و مسائل کا دینی تشخص محفوظ نہ رہا۔ تو آپ جیسے علماء نے اپنی مسؤلیت کا احساس کرکے علماء ربانی و حقانی کی پوری ترجمانی کی۔ مختلف رسائل و جرائد میں آپ کے مضامین اور علمی مقالے شائع ہوئے فتنہ انکار حدیث بیمہ پالیسی اور عائلی قوانین پر آپ کی تحقیق قابل دید ہے۔

آپ نڈر حق گو اور خداترس عالم تھے اپنے موقف میں کسی مصلحت کی وجہ سے

Scanned with CamScanner

لچک پیدا کرنے کے قائل نہ تھے۔ آخر دم تک اپنے موقف پر قائم رہتے۔ چنانچہ صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں سرکاری اراضی پر بنائی ہوئی مساجد کے بارے میں جب کورٹ کا فیصلہ شرعی قواعد سے متصادم پایا۔ تو آپ نے اس کی مخالفت میں تاریخی فتوی جاری کیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ پر توہین عدالت کا مقدمہ دائر ہوا۔ خیبر سے لیکر کراچی تک علماء نے آپ کا ساتھ دیا۔ اس طرح ٹھوس موقف اختیار کرنے پر علماء نے آپ کو "مفتی اعظم پاکستان" کے لقب سے نوازا۔ علمی جلالت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی وسعت ظرفی سے نوازا تھا۔ جب کسی سے کوئی علمی بات سنتے۔ تو بہت خوش ہوتے تھے۔ بیماری سے قبل وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات میں نگرانی کے سلسلہ میں جب کراچی حاضری ہوئی۔ تو حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب کی رہبری میں ملاقات کا وقت لیکر چند ساتھی آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہوئے۔ ہمارے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آئے۔ میں نے کافی مسائل آپ کی خدمت میں پیش کیئے۔ بڑی توجہ سے سننے کے بعد اطمینان بخش جوابات دیئے۔

جامعہ عثمانیہ اور "ادارہ العصر" آپ کے انتقال پر ملال پر انتہائی دکھ اور افسوس کا اظہار کرکے آپ کی خدمات جلیلہ اور مساعی جمیلہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہے آپ کے برخورداران جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے جملہ اساتذہ فضلاء خصوصاً" حضرت العلام مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار صاحب سے اظہار تعزیت کرکے دست بدعا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو جمیل صبر نصیب فرمائے اور موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے۔ آمین

Scanned with CamScanner

ماہنامہ العصر کے اجراء پر حوصلہ افزائی کے پیغامات

العصر کے عزم سے خوشی ہوئی۔ خدا کرے جلد منصہ شہود پر جلوہ گر ہو۔ اور الحق البلاغ بینات اور الفاروق کے رفقاء میں بہتر اور اہم اضافہ ثابت ہو۔ (آمین) والد صاحب مدظلہ کے نام العصر کے سلسلے میں مژدہ نامہ احقر کے بھی نظر نواز ہوا۔ جاذب ابتدائی تحریر اور شذرہ نیک فال ہے۔
جامعہ عثمانیہ پشاور کے روز افزوں ترقیات کے لئے دعاگو ہوں۔

مولانا حافظ قاضی عبدالحلیم کلاچوی

رسالوں کے جم غفیر میں العصر کا اجراء ہوشربا گرانی پڑھنے والوں کے فقدان شستہ شائستہ آسان، سلیس اور بامقصد تحریر کی کمی کے باعث مجھے ڈر بھی لگتا ہے لیکن دوسری طرف آپ کی للہیت، خلوص اور انتھک محنت، خوش اخلاقی، معاملہ فہمی اور حلقہ احباب کی وسعت اور عقیدت مند علماء کی ایک جماعت کے ہاتھ میں ہونے سے یہ گمان گمانِ غالب بلکہ یقین کے درجہ کی طرف راغب کرتا ہے کہ یہ رسالہ سارے ماہناموں پر تھوڑے عرصہ میں چھا جائیگا۔

مولانا قاری محمد سلیمان

العصر کا اشتہار ملا نہایت خوشی ہوئی مبارکباد قبول فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق خدمت دین سے نوازے (آمین) جیسا کہ الحق کو علاقہ الائی میں گھر گھر پہنچا چکا ہوں اور آج "الحق" ضلع کے ہر سکول، تعلیمی ادارے اور ہر پڑھے لکھے کے ہاتھ میں ہے انشاء اللہ اس طرح "العصر" بھی پہنچا دونگا۔

مولانا محمد خلیل اللہ حقانی

ماہنامہ العصر کا اشتہار دیکھ کر خوش ہوا۔ مبلغ -/50 روپے برائے خریداری ایک سال ارسال خدمت ہیں۔ انشاء اللہ جلد ہی اور دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلائیں گے۔

مولانا احتشام الحق ملازئی ٹانک

Scanned with CamScanner

41

ماہنامہ الفاروق میں آپ کی طرف سے العصر کے اجراء کا اشتہار پڑھا اشتہار کے متعلق جو باتیں آپ نے لکھی ہیں اس دور میں آپ کی طرف سے یہ پہلا کام ہوگا اور بہت ضروری ہیں براہ مہربانی آپ مکمل قواعد و ضوابط اور ایک کاپی مطالعہ کی غرض سے بھیج دیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

مولانا نور شاکر مرکزی علوم اسلامیہ دارالعلوم دینیہ
پتوکی ضلع قصور

"عبد اللہ ڈی ہوگ صاحب نے اپنے ایک دوست کا ذکر بھی کیا جو ہالینڈ کے ایک بڑے بینک میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ وہ بھی کئی برس سے مسلمان ہو چکے تھے' لیکن اپنی ملازمت کے دوران یہ راز افشا کرنے کی جرات نہیں کر سکتے' کیونکہ اس سے ان کی ترقی کے امکانات ہی مسدود ہونے کا خدشہ نہیں بلکہ خود ملازمت بھی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ یہ تعصبات صرف ہالینڈ کے ساتھ ہی مخصوص نہیں' بلکہ مغرب کے کئی اور معاشرے بھی اسلام کے متعلق اسی قسم کی تنگ نظری کا شکار ہیں۔ یہ معاشرے اپنی جگہ بڑے متمدن' تعلیم یافتہ' آزاد خیال' متحمل' روادار اور سیکولر شمار ہوتے ہیں' لیکن اسلام کے سیاق میں ان کی آزاد خیالی' بردباری اور سیکولرازم بڑی حد تک سلب ہو جاتی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو وہ زہر ہے جو مسیحی پادری اور یہودی مذہبی پیشوا صدیوں سے اسلام کے خلاف طرح طرح کے ہتھکنڈوں سے پھیلاتے رہے ہیں۔ دوسری وجہ یورپین مستشرقین کا ایک خاص گروہ ہے' جس نے علم و دانش کے پردے میں اسلام اور مسلمانوں کے خدوخال مسخ کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ان کے گمراہ کن اقوال و افکار صرف دوسروں ہی کو اسلام سے بدظن نہیں کرتے' بلکہ احساس کمتری میں مبتلا بعض مسلمانوں کے لیے بھی سند کا درجہ رکھتے ہیں"۔

(شہاب نامہ' قدرت اللہ شہاب مرحوم)

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعہ

ذاکر حسن نعمانی

الحمد للہ جامعہ تعلیمی میدان میں بڑی تیزی کے ساتھ رو بترقی ہے یہ دوسرا سال ہے کہ طلباء کرام وفاق المدارس کے امتحان میں حصہ لے رہے ہیں۔ گزشتہ سال نتیجہ کامیابی سو فیصد تھا۔ اس سال کل چھبیس طلباء امتحان میں شریک ہوئے۔ جنمیں چار درجہ حفظ اور بائیس درس نظامی کے لئے تھے حفاظ کرام میں سے تین جامعہ کی شاخ صوت القرآن آدم زئی میں سے اور ایک مقامی طور پر محلہ سے شریک رہا۔

11 جنوری 1995ء سے سالانہ تعطیلات ہوئیں جو 11 مارچ بمطابق 11 شوال تک جاری رہیں گی لیکن وہ طلباء جو وفاق کا امتحان دے رہے تھے جامعہ میں رہائش پذیر تھے۔ امتحان دینے کے بعد طلباء اپنے گھروں کو چلے گئے اگرچہ اس وقت جامعہ کی تعطیلات ہیں لیکن دارالافتاء کھلا ہے۔ مقامی اور قرب وجوار کے لوگ برابر مستفید ہو رہے ہیں باہر سے آنے والے ڈاک کے ذریعے خطوط میں سوالات کے جوابات بذریعہ ڈاک دیئے جاتے ہیں۔

"مجلس اساتذہ" کے فیصلہ کے مطابق 11 مارچ 1995ء سے آئندہ تیسرے تعلیمی سال کے داخلے ہونگے۔ جو 14 مارچ یعنی چار دن تک جاری رہینگے۔ نیز یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ سال تعلیمی مراحل درجہ ثالثہ تک محدود رہینگے۔ زیادہ سے زیادہ طلباء کی تعداد 70 رہیگی۔

تاہم مقررہ ایام داخلہ میں قدیم طلباء کو ترجیح دی جائیگی۔ بشرطیکہ وقت پر حاضر ہوں۔ اور گزشتہ سال تعلیمی اور اخلاقی رپورٹ قابل اطمینان ہو۔